سوال

(12) فصل ربیع کی چیزیں ملا کر نصاب مکمل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1) ایک فصل کی چند چیزیں مثلاً کرنگی برہمی ڈڑئی انجی وغیرہ از قسم دھان ایک میں شمار ہوں گی اور ان سب کو ملا کر نصاب عشر پورا کیا جائے گا یا علیحدہ علیحدہ کو پہونچیں تب عشر لازم ہوگا؟

(2) اسی طرح فصل ربیع کی چیزیں گیہوں جو چنا ارہر مٹر وغیرہ ملا کر نصاب کو مکمل کر کے عشر لیا جائے گا یا ہر ایک چیز علیحدہ اپنے نصاب کو پہنچے تب عشر عائد ہوگا؟ جو کچھ فیصلہ ہو مدلل ہو اور وجہ استدلال بھی ظاہر ہو۔

(3) بعض حضرات کہتے ہیں کہ: جو گیہوں کو ایک فصل کی ہیں مگر ان کے مجموعہ نصاب کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ علیحدہ علیحدہ جب نصاب کو پہونچے تب عشر لازم ہوگا۔ کیوں کہ حضور ﷺ نے ان کے باوجود ایک فصل ہونے کے حنطہ و شعیر کا علیحدہ علیحدہ ذکر فرمایا ہے۔ کیا یہ استدلال صحیح ہے؟ کیا جس کے پاس حنطہ و شعیر مل کر نصاب پورا ہوتا ہے وہ عشر سے بری ہو جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) دھان کی یہ قسمیں مثلاً: کرنگی برہمی ڈڑئی انجی وغیرہ ایک جنس کی چند انواع ہیں یعنی: جس طرح خرید و فروخت میں ایک قسم اور ایک جنس شمار ہوتی ہیں اور اس لیئے ان میں ادھار اور کمی بیشی ممنوع ہے۔ اسی طرح زکوۃ اور عشر کے بارے میں بھی ایک جنس شمار کی جائیں گی اور ان سب کو ملا کر نصاب پورا کیا جائے گا۔ ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ نصاب معتبر نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ سب دھان کی قسم سے ہیں اگرچہ ان کے نام مختلف ہوگئے ہیں یہ ایسا ہی ہے جیسے کھجور کی مختلف قسمیں ہیں اور ان میں بعض اعلی درجہ کی ہیں اور بعض اوسط اور بعض ادنی درجہ کی اور ان کے نام بھی الگ اور حجم میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ اور ان کے کاٹے اور توڑے جانے کے اوقات میں قدرے تقدم و تاخر بھی ہوتا ہے۔ لیکن با ایں ہمہ وہ جنس واحد شمار ہوتی ہیں اور سب ملا کر نصاب پورا کیا جاتا ہے اور جس طرح گیہوں کی مختلف قسمیں ہیں اور وہ سب بیع میں جنس واحد شمار ہوتی ہیں اور زکوۃ میں بھی جنس واحد سمجھی جاتی ہیں۔ اسی طرح ارز (دھان) کی تمام قسمیں جنس واحد شمار ہوں گی اگرچہ ان میں نام کے اعتبار سے اور وقت حصاد (کٹائی) کے اعتبار سے اختلاف ہے قال ابن حزم: وَأَمَّا أَصْنَافُ الْقَمْحِ فَيُضَمُّ بَعْضُهَا إلَى بَعْضٍ؛ وَكَذَلِكَ تُضَمُّ أَصْنَافُ الشَّعِيرِ بَعْضُهَا إلَى بَعْضٍ؛ وَكَذَلِكَ أَصْنَافُ التَّمرِ بَعْضُهَا إلَى بَعْضٍ الْعَجْوَةُ، وَالْبَرْنِيُّ، وَالصَّيْحَانِيُّ وَسَائِرُ أَصْنَافِهِ (المحلی 3/253)

علامہ ابن حزم نے کہا کہ گیہوں کے تمام اقسام ایک دوسرے کے ساتھ ملائے جائیں گے اسی طرح جو کے سارے اقسام اور کھجور کی کل قسمیں خواہ برنی ہو یا عجوہ یا صیحانی (یہ سب

کجھور کی قسمیں ہیں)

وقال ابن قدامہ : وَلَا خِلَافَ بَيْنَهُمْ ، فِي أَنَّ أَنْوَاعَ الْأَجْنَاسِ يُضَمُّ بَعْضُهَا إلَى بَعْضٍ فِي إكْمَالِ النِّصَابِ (المغنی 4/204) وَيُضَمُّ زَرْعُ الْعَامِ الْوَاحِدِ بَعْضُهُ إلَى بَعْضٍ فِي تَكْمِيلِ النِّصَابِ ، سَوَاءٌ اتَّفَقَ وَقْتُ زَرْعِهِ وَإِدْرَاكِهِ ، أَوْ اخْتَلَفَ الخ (المغنی 4/207)

ابن قدامہ نے فرمایا ہے کہ : نصاب پورا کرنے کے لئے ہر ہر جنس کی کل اقسام ایک ساتھ ملائے جائیں گے مثلا : گیھوں کے ساتھ گیھوں کی کل قسمیں دھان کے ساتھ دھان کی جملہ قسمیں کجھور کے ساتھ تمام اقسام ملائے جائیں گے اس میں اختلاف نہیں ہے) ۔

وقال الباحی : الحنة تجمع أنواعها كلها كما تجمع أنواع التمر فتجمع البيضاء إلى السمراء فاذا بلغت النصاب ففيها الزكوة وهذا لاخلاف فيه

(علامہ باحی نے فرمایا کہ : گیھوں کے تمام اقسام آپس میں ملائے جائیں گے جس طرح کجھور کی سار قسمیں ایک ساتھ محسوب ہوتی ہیں ۔ اس مجموعی شمار سے نصاب پورا ہوجائے تو عشر لازم ہوتا ہے) ۔

ج (2) گیھوں جو چنا ارہر مٹر مونگ ماش مسور سب کی سب الگ الگ جنس ہیں ۔ ان میں ہر ایک جنس کا الگ الگ نصاب معتبر ہوگا ایک کو دوسرے کے ساتھ ملاکر نصاب پورا نہیں کریں گے ۔

قال ابن حزم : ولا يضم قمح إلى شعير ولا تمر اليهما وهو قول سفيان الثوري و محمد بن الحسن والشافعي وأبي سليمان وأصحابنا (المحلی 3/251)

وقال الموفق بن قدامة فی المقنع 1/317 (فقه الحنابلة : ولا يضم جنس إلى آخر فی تكميل النصاب وعنه (أي عن أحمد) أن الحبوب يضم بعضها إلها بعض وعنه تضم الحنطة الی االشعير والقطنيات بعضها إلى بعض انتهى

وقال ابن اخيه أبو الفرج بن قدامة فی الشرح الكبير 2/560 : والاولى اصح إان شاء الله لانها أجناس جواز التفاضل فلم يضم بعضها إلى بعض كالثمار ثم رد على من قال يضم بعضها كمالك وعكرمة وكذا عمه الموفق بن قدامة فی المغنی 4/204

فَإِنَّهُمْ أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ الصِّنْفَ الْوَاحِدَ مِنَ الْحُبُوبِ وَالثَّمَرِ تُجْمَعُ جَيِّدُهُ إِلَى رَدِيئِهِ ، وَتُؤْخَذُ الزَّكَاةُ عَنْ جَمِيعِهِ بِحَسَبِ قَدْرِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا - أَعْنِي : مِنَ الْجَيِّدِ وَالرَّدِيِّ - . فَإِنْ كَانَ الثَّمَرُ أَصْنَافًا أُخِذَ مِنْ وَسَطِهِ

وَاخْتَلَفُوا فِي ضَمِّ الْقَطَانِيِّ بَعْضِهَا إِلَى بَعْضٍ ، وَفِي ضَمِّ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالسُّلْتِ فَقَالَ مَالِكٌ : الْقِطْنِيَّةُ كُلُّهَا صِنْفٌ وَاحِدٌ ، الْحِنْطَةُ وَالشَّعِيرُ وَالسُّلْتُ أَيْضًا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَأَحْمَدُ وَجَمَاعَةٌ : الْقَطَانِيُّ كُلُّهَا أَصْنَافٌ كَثِيرَةٌ بِحَسَبِ أَسْمَائِهَا ، وَلَا يُضَمُّ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَى غَيْرِهِ فِي حِسَابِ النِّصَابِ

وَكَذَلِكَ الشَّعِيرُ وَالسُّلْتُ وَالْحِنْطَةُ عِنْدَهُمْ أَصْنَافٌ ثَلَاثَةٌ لَا يُضَمُّ وَاحِدٌ مِنْهَا إِلَى الْآخَرِ لِتَكْمِيلِ النِّصَابِ

وَسَبَبُ الْخِلَافِ : هَلِ الْمُرَاعَاةُ فِي الصِّنْفِ الْوَاحِدِ هُوَ اتِّفَاقُ الْمَنَافِعِ أَوِ اتِّفَاقُ الْأَسْمَاءِ ؟ فَمَنْ قَالَ : اتِّفَاقُ الْأَسْمَاءِ ، قَالَ : كُلَّمَا اخْتَلَفَتْ أَسْمَاؤُهَا فَهِيَ أَصْنَافٌ كَثِيرَةٌ ، وَمَنْ قَالَ : اتِّفَاقُ الْمَنَافِعِ ، قَالَ : كُلَّمَا اتَّفَقَتْ مَنَافِعُهَا فَهِيَ صِنْفٌ وَاحِدٌ وَإِنِ اخْتَلَفَتْ أَسْمَاؤُهَا

فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَرُومُ قَاعِدَتَهُ بِاسْتِقْرَاءِ الشَّرْعِ - أَعْنِي : أَنَّ أَحَدَهُمَا يَحْتَجُّ لِمَذْهَبِهِ بِالْأَشْيَاءِ الَّتِي اعْتَبَرَ فِيهَا الشَّرْعُ الْأَسْمَاءَ ، وَالْآخَرُ بِالْأَشْيَاءِ الَّتِي اعْتَبَرَ الشَّرْعُ فِيهَا الْمَنَافِعَ - . وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ شَهَادَةُ الشَّرْعِ لِلْأَسْمَاءِ فِي الزَّكَاةِ أَكْثَرَ مِنْ شَهَادَتِهِ لِلْمَنَافِعِ ، وَإِنْ كَانَ كِلَا الِاعْتِبَارَيْنِ مَوْجُودًا فِي الشَّرْعِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

ابن حزم نے فرمایا ہے کہ : گیھوں جو کے ساتھ نہیں دیا جائے گا ۔ اور نہ کجھور گیھوں اور جو کے ساتھ ملائی جائے گی ۔ سفیان ثوری محمد بن حسن شافعی ابو سلیمان وغیرہ ہم کا یہی مذہب

ہے۔ اور موفق بن قدامۃ نے کتاب المقنع میں لکھا ہے کہ تکمیل نصاب کےلئے ایک جنس دوسری جنس کے ساتھ ملائی جائے گی۔ اورامام احمد سے منقول ہے کہ جنس غلہ ایک دوسرے کے ساتھ ملائی جائے گی جیسے گیہوں اورجو آپس میں اس طرح کے دانے ملائے جائیں گے۔

لیکن ابوالفرج بن قدمہ نے کہا ہے کہ: پہلا ہی قول صحیح ہے۔یعنی مختلف اجناس ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ملائی جائیں گی۔

کیونکہ ان ہاتھوں ہاتھ زیادتی کمی کے ساتھ تبادلہ جائز ہے اس لئے بعض دوسرے بعض کے ساتھ ملائے جائیں گے۔ اس کے امام مالک اور عکرمہ وغیرہ جوملانے کے قائل ہیں ان کر تردیک کی ہے اسی طرح مورفق بن قدامہ نے کتاب المغنی میں تحریر کیا ہے۔

علامہ ابن رشد نے کہا ہے کہ: ایک صنف غلہ کے عمدہ اورناقص کل اقسام اورایک قسم کے پھل کی عمدہ اورردی کل قسمیں آپس میں ملائی کے اندر اختلاف ہے کہ گیہوں اورجو اور سلت (خاص قسم کاجو) ملائے جائیں گے یا نہیں؟ امام شافعی امام ابوحنیفہ امام احمد اورایک جماعت ائمہ کے نزدیک غلے اپنے ناموں کے لحاظ سے مختلف اقسام اجناس شمار ہوں گے او ران میں کوئی بھی دوسرے کے ساتھ ضم نہ ہوگا جوگیہوں سلت (خاص قسم کاجو) یہ تینوں الگ الگ تین جنس ہیں اس لئے ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا۔ اس باب میں ائمہ کے اندر جواختلاف ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض امامون نے اجناس کےلئے ان ناموں کے اتفاق کا لحاظ کیا ہے یعنی: اگراجناس کے نام الگ الگ ہیں توان کو مختلف اجناس قراد دیتے ہیں۔ جوچنا مٹر گیہوں مسور وغیرہ۔ بنابریں ان کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا۔ (جیساکہ امام شافعی واحد ابوحنیفہ وغیرہ کا مذہب ہے) اور بعض اماموں نے اجناس کی منفعت کے اتحاد کا اعتبار کیا ہے یعنی: اگر مختلف غلے منفعت میں متفق ہوں سب سے ایک طرح کا فائدہ اٹھایا جاتا ہو توناموں اجناس کی منفعت کے اتحاد کا اعتبار کیا ہے یعنی: اگر مختلف غلے منفعت میں متفق ہوں سب سے ایک طرح کا فائدہ اٹھایا جاتا ہو تو ناموں کے اختلاف کے باوجود یہ غلے ایک جنس شمار کئے جائیں گے۔ اور ایک کودوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا جیسے مٹر مسور ارہر اردیہ سب مختلف الاسماء ہونے کے باوجو منفعت میں متحد ہیں۔ لہذا ایک کودوسرے سے ملایا جائے گا۔

شریعت میں بسا اوقات ناموں کے اتفاق کا لحاظ کرکے احکام صادر فرمائے گئے ہیں اور کبھی کبھی منافع کے بھی اتفاق کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ لیکن ناموں کے اتفاق کا اکثر وبیشتر لحاظ شرح میں ہوا ہے بالخصوص زکوۃ کے باب میں (انتہی) میرے نزدیک ابن حزم وامام شافعی وامام احمد کا مذہب راجح اورقوی ہے۔

وقال الباحی : وَالْأَظْهَرُ عِنْدِي أَنْ يَكُونَ كُلُّ صِنْفٍ مِنْهَا صِنْفًا مُنْفَرِدًا لَا يُضَافُ إلَى غَيْرِهِ فِي الزَّكَاةِ وَالْبُيُوعِ؛ لِأَنَّنَا إنْ عَلَّلْنَا الْجِنْسَ بِانْفِصَالِ الْحُبُوبِ بَعْضِهَا مِنْ بَعْضٍ اطَّرَدَ ذَلِكَ فِيهَا وَانْعَكَسَ وَصَحَّ، وَإِنْ عَلَّلْنَا بِاخْتِلَافِ الصُّوَرِ وَالْمَنَافِعِ صَحَّ - وَاَللَّهُ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ -. (المنتقی شرح الموطا)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: «لَا يَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكَاةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَ أَوَاقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي الْإِبِلِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ».

فَنَفَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الزَّكَاةَ عَمَّا لَمْ يَبْلُغْ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ مِنْ الْبُرِّ، فَبَطَلَ بِهَذَا إيجَابُ الزَّكَاةِ فِيهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ؛ مَجْمُوعًا إلَى شَعِيرٍ أَوْ غَيْرَ مَجْمُوعٍ (المحلی: 3/252)

ابوالولید باجی نے کہا ہے کہ: میرے نزدیک ظاہر یہی ہے کہ ہر قسم کا غلہ اپنی جگہ پر مستقل ایک جنس ہے۔ خرید و فروخت اورزکوۃ کے معاملہ میں ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا کیونکہ شکل وصورت اور منفعت کے لحاظ سے ہر جنس دوسرے سے الگ ہے۔ علامہ ابن حزم نے ابوسعید خدری سے مرفوعا روایت کہ ہے کہ: گیہوں اور کھجور میں زکوۃ واجب نہیں ہوتی جب تک پانچ وسق (60صاع) کی مقدار کو نہ پہنچ جائے۔ علامہ ابن حزم نے اس سے استدلال کیا ہے کہ آنحضورﷺ نے اس مقدار گیہوں سے زکوۃ کی نفی کردی ہے جوپانچ وسق کو نہ پھونچے۔ لہذا گیہوں پانچ وسق سے کم ہوتو وسق سے کم ہے۔ آنحضورﷺ نے اس مقدار گیہوں سے زکوۃ کی نفی کردی ہے جوپانچ وسق کو نہ پھونچے۔ لہذا گیہوں پانچ وسق سے کم ہوتوزکوۃ نہ ہوگی۔ اوراگر ملاکر مجموعی صورت میں پانچ وسق ہوجائے تو پھر بھی زکوۃ نہ ہوگی کیونکہ کہا جاسکتا ہے کہ گیہوں پانچ وسق سے کم ہے۔ آنحضورﷺ کی نفی زکوۃ کا حکم علی الانفراد گیہوں اورگیہو وجوکی مجموعی حالت دونوں کوعام ہے۔

ج: (3) دعوی صحیح ہے لیکن استدلال مخدوش ہے کیوں کہ جن حدیثوں میں حنطہ وشعیر کا ایک ساتھ ذکر آیا ہے ان میں نصاب کا بیان نہیں ہے اورجن میں نصاب کا ذکر ہے ان میں

دونوں ایک ساتھ مذکور نہیں ہیں بلکہ صرف حنطہ کا ذکر آیا ہے فافہم حنطہ وشعیر دونوں ملاکر نصاب نہیں پورا کیا جائے گا۔ کما تقدم

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 49

محدث فتویٰ